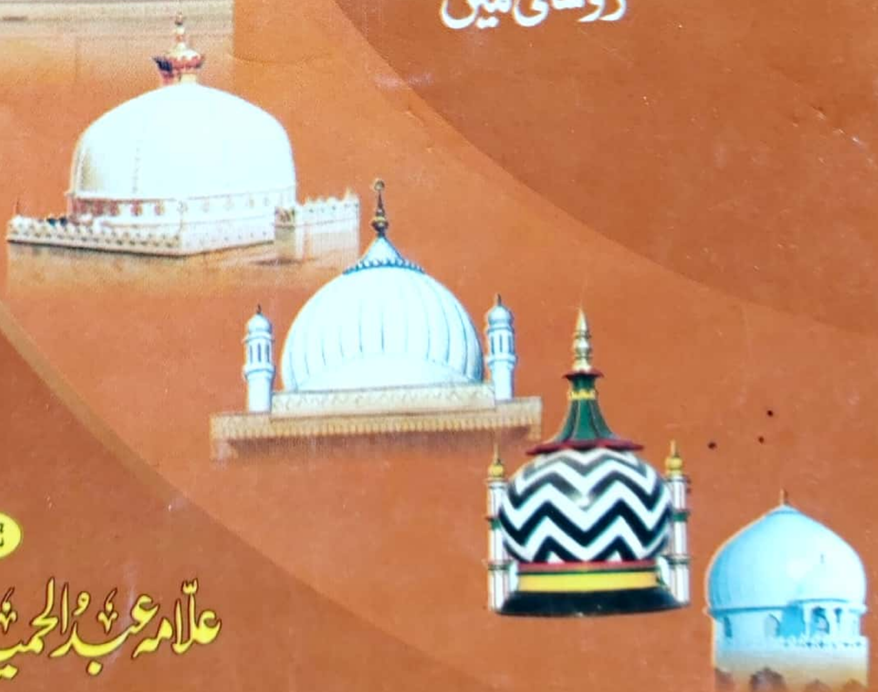
جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں



تصوّف

رُوحِ دینِ مُصطفیٰ ﷺ

قرآن و سُنّت اور
مکتوباتِ امام ربانی کی
روشنی میں



تالیف

علامہ عبدالحمید نقشبندی محمدی سیفی

ایم۔ اے، ایم فل و فاضل علوم اسلامیہ
پرنسپل جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف لاہور

بفیضان نظر

امام العاشقین، قدوۃ السالکین، قیوم زمان، مجدد دوران
نائب مناب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اخندزادہ
فقیر سیف الرحمٰن معروف بہ پیرارچی وخراسانی مبارک
رضی اللہ عنہ وارضاہ

خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ فقیرآباشریف لاہور

سرپرستی

غوث جہان، قطب دوران، سندالواصلین، سیدالمجذوبین

قبلہ عالم، شیخ العلماء والمشائخ حضرت

فقیر میاں محمد سیفی حنفی مبارک

متعنا اللہ بطول حیاتہ

خانقاہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ محمدیہ راوی ریان شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله و كفى و الصلوٰة و السلام على رسوله المجتبى امابعد

اسلام کی جن اچھی روایات کو الجھانے اور متنازع فیہ بنانے کی دانستہ کوشش کی گئی ہے۔ ان میں تصوف اور طریقت بھی شامل ہے۔اس پاکیزہ چشمہ کو الجھانے اور متنازع فیہ بنانے میں بدنیتی کے ساتھ ساتھ جہالت اور دنیا طلبی نے بھی بڑا کردار ادا کیا ہے۔

اس مذموم مہم میں یورپ اور امریکہ کے مستشرقین اور اسلامی دنیا میں ان کے گماشتوں کے علاوہ جہلائے امت کی جہالت اور مذموم مقاصد کا بڑا دخل ہے۔

مستشرقین کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اسلام دشمنی کی وجہ سے ہر اس بات کو مشق ستم بنا کر الجھانے کی کوشش کرتا ہے جس سے اسلام کی بہتری اور اشاعت وابستہ ہو۔اور اس سلسلے سے اسلامی پیغام کے آسانی سے دوسروں تک پہنچنے کی راہ ہموار ہوتی ہو۔

پھر خود اسلامی دنیا میں ایک ایسا طبقہ ہمیشہ رہا ہے جن کی ذہنی تربیت ان مستشرقین کے زیر سایہ ہوئی ہے۔اسلام کا لبادہ اوڑھ کر تصوف اور دیگر اسلامی تعلیمات کے خلاف کام کرنے والا یہ طبقہ اپنے مربی مستشرقین سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوا ہے۔باطل نظریات کے حاملین یہ لوگ ہر دور میں اپنے خبث باطن کو ملمع کر کے لوگوں میں پھیلاتے رہے ہیں اور بہت سارے سادہ لوح لوگوں کے لئے اسلام اور اسلامی تعلیمات سے دوری کا سبب بنتے رہے ہیں۔بقول اقبال

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز

چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

اس کے ساتھ ساتھ تصوف اور طریقت کو بدنام کرنے میں اس امت کے جہلاء اور نام نہاد متصوفین (جو دراصل متصوفین یعنی جعلی صوفی ہیں) نے بڑا دردناک اور شرمناک کردار ادا کیا ہے۔جو حقیقت میں تصوف کی الف، ب سے بھی واقف نہیں اور نہ وہ اس میدان کے لوگ ہیں محض غرض دنیا کے لئے تصوف سے وابستہ ہوئے یا جانشینی وراثت میں ملی اور جن لغو اور

شرمناک اعتراضات سے غیروں نے تصوف کے پاکیزہ اور مقدس راستے کو بدنام کرنا چاہا ان کا عملی نمونہ اور ثبوت ان جاہلوں اور وراثتی سجادہ نشینوں نے اپنے خلاف اسلام اور ناپسندیدہ عمل سے پیش کر دیا اس طرح دشمنان اسلام شاید جو کامیابی صدیوں بعد بھی حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوتے ان نادانوں نے اس کامیابی کا راستہ سہل اور مختصر بنا دیا نتیجتاً تصوف جو قرآن وسنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کا دوسرا نام ہے اور جس کے بغیر تمام تر اسلامی عبادات محض ایک عادت اور رسم بن کر رہ جاتی ہیں۔ بالفاظ دیگر تصوف تمام عبادات کی روح ہے۔ اتنی عظیم نعمت سے لوگ ناواقف ہوتے چلے گئے۔

قرآن حکیم برہان رشید نے بڑے حکیمانہ انداز میں اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اللہ خالق ارض وسماء کا ارشاد ہے۔

فخلف من بعدھم خلف اضاعو الصلوٰۃ واتبعو اا لشھوا ت فسوف یلقون غیاً

پھر ان (نیک لوگوں کے بعد) ایسے ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں ضائع کیں خواہشات کی پیروی کی تو عنقریب وہ غی (ہلاکت) میں جا گریں گے۔ (مریم۔59)

نباض امت، شاعر مشرق علامہ محمد اقبال نے شاید اسی آیت کا ترجمہ کیا ہے۔

میراث میں آئی انہیں مسند ارشاد

زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن

اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اچھی روایت اور اچھی روش ہمیشہ غلط لوگوں کے ہاتھوں بری رسم اور برے طریقوں سے بدل جاتی ہے تصوف اور طریقت کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا ہے۔

علم کی جگہ جہالت نے لے لی، اور عمل کی جگہ بے عملی بلکہ بدعملی کا دور دورہ ہونے لگا تصوف کو شریعت سے الگ چیز بیان کیا جانے لگا شعبدہ بازی اور فریب کاری کو کرامات کا نام دے دیا گیا۔

آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعمیر سیرت اور انسان سازی کا جو ورثہ اولیاء اللہ کے حصے میں آیا جس کا دوسرا نام تصوف اور طریقت ہے۔ اس پاکیزہ اور مقدس ورثہ اور راستہ کو بدنام

کرنے کی منظّم سازش کی گئی اور ہنوز کی جارہی ہے۔تاکہ لوگوں کے دلوں پر راج کرنے والے اس پاکیزہ نظام کو عوام الناس کی نظروں سے گرادیا جائے۔لیکن یہ نادان لوگ شاید اس بات کو نہ جان سکے کہ اس مقدس نظام کی حفاظت کرنے والا خود خالق کائنات ہے۔اللہ جل مجدہ کا ارشاد پاک ہے۔

یریدون لیطفئو نو ر الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون

وہ اپنے مونہوں سے (پھونکیں مار کر) اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔ (الصّف۔8)

بقول شاعر

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے

وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کی طرف ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله یبعث علی راس کل ماة سنة من یجدد لها دینها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بے شک اللہ ہر سو سال کے سر پر (صدی کی انتہا یا ابتدا پر) اس امت کے لئے اس شخص کو مبعوث کرے گا جو ان کے لئے ان کے دین کی تجدید کرے گا (یعنی بدعات کو مٹائے گا اور جن احکام پر مسلمانوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا تھا ان پر عمل کروائے گا)

(ابوداؤد، رقم الحدیث 4291، جامع الاصول، رقم الحدیث 8881)

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بشارت مختلف ادوار میں مختلف شخصیات کی صورت میں منصۂ شہود پر آئی، کبھی اس نے امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ کا روپ دھارا تو کبھی وہ بریلی کے تاجدار الشاہ امام احمد رضا قادری رضی اللہ عنہ کی صورت میں ظاہر ہوئی اور کبھی وہ مجدد عصر حاضر عظیم روحانی طبیب حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی مبارک رضی اللہ عنہ کے صورت میں تجدید دین کے لئے تشریف فرما ہوئے۔

تصوف کے خد و خال کیا ہیں ایک شخص حقیقی معنوں میں صوفی اور متصوف کب کہلا سکتا ہے وہ کیا حقائق ہیں جن کی وجہ سے حق اور باطل میں تمیز ہو سکے ان باتوں کو جاننے کیلئے مندرجہ ذیل عنوانات ملاحظہ فرمائیں

1۔اللہ تعالیٰ سے خالص محبت اور شرک سے اجتناب:

تصوف کے راستے کا مسافر سب سے زیادہ اپنے خالق اور مالک سے محبت کرتا ہے۔کثرت سے اس کا ذکر کرتا ہے۔وہ اپنے خالق کی محبت میں مخلص ہوتا ہے۔کسی چیز کی محبت کو اپنے معبود کی محبت پر غالب نہیں ہونے دیتا بلکہ اگر کوئی اور ایسا ناپسندیدہ عمل کرے تو حقیقی صوفی اور متصوف کی غیرت اس کو بھی گوارہ نہیں کرتی جہاں تک ممکن ہو اس شخص کو اس غلط راستے سے ہٹانے اور راہ حق پر گامزن کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پروردگار عالم ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

والذین آمنو اشد حباً لله

اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہیں۔

(البقرہ۔165)

حقیقی صوفی اور متصوف چونکہ طالب مولیٰ ہوتا ہے۔زاہد فی الدنیا ہوتا ہے اس کا سر صرف اور صرف اپنے پروردگار کی بارگاہ میں خم ہوتا ہے وہ اپنے معبود کی عبادت میں شرک کے شائبے کو بھی گوارہ نہیں کرتا۔اسی بات کی گواہی قرآن کریم رحمٰن کے بندوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے اس طرح دیتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

والذین لا یدعون مع الله الٰه آخر

اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے۔(الفرقان۔68)

اقبال مرحوم نے امام ربانی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا تھا۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیر فلک مطلع انوار

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے گرمیء احرار

وہ ہند میں سرمایا ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

دور جہانگیری میں عقیدہ وحدت الوجود کو بہت شہرت حاصل ہوئی اس نظریہ کے حاملین ''وجودی'' کہلاتے تھے۔ ان کا نظریہ تھا کہ وجود ایک ہے اور وہی خدا ہے۔ وجود سے ان کی مراد کل کائنات ہے مع ان اشیاء کے جو اس میں موجود ہیں، خواہ ان کا ہمیں علم ہو یا نہ ہو۔ وہ ہم کو نظر آتی ہوں یا نہ وہ ہمارے حواس ظاہرہ اور عقل سے معلوم و متحقق ہو سکتی ہوں یا نہ ہو سکتی ہوں۔

ابن عربی نے اس نظریہ ''ہمہ اوست'' کو علمی اور فلسفیانہ انداز میں تحریر کیا جس سے مسئلہ سلجھنے کی بجائے اور الجھ گیا۔ درحقیقت یہ منازل سلوک کی واردات ہیں جن کو اگر فلسفیانہ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ گتھی سلجھائی نہیں جا سکتی۔

امام ربانی مجدد الف ثانی نے اس نظریہ کی سختی سے تردید فرمائی آپ لکھتے ہیں۔

''ممکن کو عین واجب کہنا اس کے افعال کو بعینہا حق تعالیٰ کے افعال و صفات قرار دینا سخت بے ادبی بلکہ اللہ عزوجل کے اسماؤ صفات میں الحاد ہے۔ (دفتر اول، مکتوب نمبر 272)

2۔ اطاعت و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

حقیقی صوفی اور متصوف اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ محبت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتا ہے وہ آپ کی ہر ادا کو پسند کرتا ہے اور اس سے انتہا درجے کا لگاؤ رکھتا ہے۔ وہ غیروں کے نشان اپنے وجود اور اپنے عمل میں گوارا نہیں کر سکتا۔ اور یہی ایک محب صادق کی بڑی نشانی ہے کہ جس سے محبت ہو اس کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگ لے اور دورنگی سے اجتناب کرے بقول شاعر۔

ان كان حبك صادقاً لاطعته
ان المحب لمن يحب مطيع

یعنی اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اپنے محبوب کی پیروی کرتا کیونکہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا مطیع اور فرمانبردار ہوتا ہے۔

اس حقیقت سے کوئی عقل والا انکار نہیں کر سکتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان بھی کامل نہیں ہوتا چہ جائیکہ وہ انسان جو اس سے محروم ہو ولایت کے عظیم مقام پر فائز ہو جائے۔ قیامت تک آنے والے انسانوں کی اس غلط فہمی کو تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ سے دور کر دیا۔

لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین

تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے والدین، اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہ کرے۔ (مشکاۃ کتاب الایمان رقم الحدیث 7)

اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کی محبت کا دعویدار جھوٹا ہے۔ ایسا شخص نفس کا فریب خوردہ اور ہوائے نفس کا پجاری ہے۔ اس حقیقت پر قرآن کریم کی گواہی ان الفاظ میں موجود ہے۔ اللہ جل مجدہ کا ارشاد ہے۔

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفرلکم ذنوبکم والله غفور رحیم

آپ کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کے دعویدار ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(ال عمران 31)

تصوف اور طریقت کی بنیاد شریعت ہے اتباع شریعت کے بغیر تصوف اور طریقت کا تصور بھی ممکن نہیں بلکہ ایسا شخص جو شریعت کا باغی ہو اور اس کے باوجود تصوف اور طریقت کا دعویدار ہو وہ حقیقت میں نفس اور شیطان کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اور اس نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ اس حقیقت کو قرآن مجید ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

ارئیت من اتخذ الهه هواه افانت تکون علیه و کیلا

کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنے نفسانی خواہشوں کو اپنا معبود بنالیا ہے کیا آپ اس کی حمایت کر سکتے ہیں۔ (فرقان 43)

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں اجاگر کیا ہے۔

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبك غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذالك من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے میرے بیٹے اگر تو اس حال میں صبح اور شام کر سکے کہ تیرے دل میں کسی کے لئے کھوٹ نہ ہو تو، تو ایسا کر۔ پھر فرمایا اے میرے بیٹے، یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت سے محبت کی تو یقیناً اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

محمد کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامن توحید میں آباد ہونے کی

تصوف اور طریقت کی حقیقت سے نابلد اور ناواقف حلقوں میں یہ بات عموماً بیان کی جاتی ہے کہ ظاہر اور شے ہے اور باطن اور شے ہے۔ اس خود ساختہ مفروضہ کی بنیاد پر اپنے آپ کو شریعت مطہرہ کی پابندی سے آزاد کر لیا جاتا ہے۔

حضرت امام ربانی اس خیال فاسد اور من گھڑت اصول کا ان الفاظ میں رد کرتے ہیں۔

"شریعت ظاہری اعمال کا نام ہے اور یہ معاملہ اس جہان میں باطن سے تعلق رکھتا ہے ظاہر ہمیشہ شریعت کے ساتھ مکلّف ہے اور باطن اس معاملے میں گرفتار ہے۔ چونکہ یہ جہان دار

عمل ہے باطن کوظاہری اعمال سے بڑی مدد ملتی ہے۔اور باطن کی ترقیات شریعت کے بجالانے جوظاہر سے تعلق رکھتی ہیں منحصراور موقوف ہیں پس اس جہان میں ہر وقت ظاہر و باطن کے لئے شریعت کا ہونا ضروری ہے۔ظاہر کا کام شریعت پر عمل کرنا ہے۔اوراس کے نتائج وثمرات باطن کے نصیب ہیں"۔ (دفتر دوم۔مکتوب46)

3۔حقوق العباد کی ادائیگی:

حقیقی صوفی اور متصوف حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی سختی سے پابندی کرتا ہے۔وہ بندوں کے حقوق پر ڈاکہ زنی نہیں کرتا۔بلکہ ان کی ادائیگی کے لئے ہمیشہ فکرمند رہتا ہے۔اس کا ہاتھ دینے والا ہوتا ہے لینے والانہیں ہوتا۔اگر لیتا بھی ہےتو ذات کے لئےنہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دیگر مخلوق کو دینے کے لئے لیتا ہے۔حقوق العباد میں کوتاہی کرنے والا ولایت کی منزلت حاصل نہیں کرسکتا۔بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مجرم کی حیثیت سے حاضر ہوگا۔حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست   ز تسبیح و سجادہ و دلق نیست

اسی بات کوقرآن کریم ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

ا ن الله يامر كم ان تو دو الامانت الى اهلها و اذا حكمتم بين الناس ان تحكمو ا بالعدل

بے شک اللہ تعالیٰ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانت والوں کوان کی امانتیں ادا کرو۔اور جب تم فیصلہ کروتو عدل سے ساتھ کرو۔ (النساء58)

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق حقوق العباد ضائع کرنے والاشخص اللہ تعالیٰ کا دوست تو کجا قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں ایک مفلس کی حیثیت سے حاضر ہوگا اور بالآخر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

اتدرون من المفلس۔ قالوا المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع ۔فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القيامة بصلوٰة وصيام وزكوٰة ۔ویاتی وقد شتم هذا وقذف لهذا واكل مال هذا وسفك دم هذا وضرب هذا فيعطىٰ هذا من حسناته فان فنيت حسناته قبل ان يقضىٰ ما عليه اخذ من خطايا هم فطرحت عليه۔ ثم طرح فی النار۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہوں اور نہ سامان ہو۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس نماز روزہ اور زکوۃ کا ثواب ہو اور اس کی حالت یہ ہو کہ اس نے فلاں کو گالی دی ہو،فلاں پر تہمت لگائی ہو،فلاں کا مال کھایا ہو اور فلاں کا خون بہایا ہو اور فلاں کو مارا ہو۔تو فلاں کو اس کی نیکیوں میں سے بدلا دے دیا جائے گا اور فلاں کو بھی اس کی نیکیوں میں سے دے دیا جائے گا۔پس اگر اس پر جو حقوق ہیں ان کو پورا کرنے سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو پھر ان حقوق والوں کے گناہ اٹھا کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (ریاض الصالحین،باب تحریم الظلم)

شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

شروع سے ہی صوفیا کا ایک گروہ منازل سلوک طے کرنے کے لئے ترک دنیا کو ضروری خیال کرتا ہے چنانچہ صوفیہ کے اکثر تذکروں میں ترک دنیا کی اصطلاح کا استعمال ہوا ہے حالانکہ اسلام "**لا رهبانية فی الاسلام**" کا درس دیتا ہے۔اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حیات طیبہ کا عملی نمونہ بھی سامنے موجود ہے۔البتہ جلوت کی درستی کے لئے کچھ عرصہ کے لئے خلوت اختیار کرنا درست ہوسکتا ہے اور اس کے لئے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی "حرا نشینی" کو بطور سند پیش کیا جاسکتا ہے۔مگر مستقل طور پر دنیا والوں سے تعلق منقطع کر لینا اسلام کے مزاج اور فطرت کے اصولوں کے سراسر خلاف ہے۔اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو خیر امت کا لقب اسی

لئے عنایت فرمایا ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کو سرانجام دیتی ہے۔ جب انسان دنیا سے ہی لاتعلق ہو جائے تو دنیا والوں کی اصلاح کا موقع کیسے نصیب ہوگا۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔

"آدمی کو جس طرح اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کے بجالانے سے چارہ نہیں ویسے ہی مخلوق کے حقوق ادا کرنے اور ان کے ساتھ غمخواری کرنے سے بھی چارہ نہیں۔" **التعظیم لامر الله والشفقة علی خلق الله** 'اللہ تعالیٰ کے امر کی تعظیم اور اللہ کے مخلوق پر شفقت کرنا۔ انہیں دو حقوق کے ادا کرنے کا بیان فرماتا ہے۔ اور دونوں طرف کو مدنظر رکھنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ پس ان دونوں میں سے صرف ایک ہی پر اقتصار کر لینا سراسر غلطی ہے اور کل کو چھوڑ کر جزو پر اقتصار کر لینا کمالیت سے دور ہے۔ پس مخلوق کے حقوق ادا کرنا اور ان کی ایذا رسانی کو برداشت کرنا ضروری ہے۔ (دفتر اول۔ مکتوب 170)

4۔ دین پر استقامت اور دوام:

ایک حقیقی صوفی اور متصوف چونکہ عارف باللہ ہوتا ہے اور جس کو جتنی زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو وہ دوسروں کے بہ نسبت اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور دین کے احکام پر استقامت اختیار کرنے والا ہوتا ہے۔ اور ایسے خوش نصیب اور بلند اقبال لوگوں کے بارے میں اللہ جل مجدہ کا ارشاد پاک ہے۔

ان الذین قالو ا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون اولئك اصحاب الجنة خالدین فیها جزاء بما کا نو ا یعملون ۔

بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اسی پر جمے رہے سو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، یہی لوگ جنتی ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہ ان کے نیک کاموں کا صلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔ (الاحقاف 14-13)

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں استقامت اختیار کرنے والوں کے لئے بہترین نمونہ موجود ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک اس حقیقت پر اس انداز سے روشنی ڈالتا ہے۔

عن ابی صفوان عبداللہ بن بسر الاسلمی رضی اللہ عنہ قال ۔قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس من طال عمرہ وحسن عملہ

ابوصفوان عبداللہ بن بسر اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے اعمال اچھے ہوں۔

(ریاض الصالحین، باب المجاہدہ)

اکثر لوگ خلاف عادت امور کو (جو فساق و فجار قسم کے لوگوں سے ظہور پذیر ہوتے ہیں) معیار صداقت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ چیزیں فاسق اور فاجر سے بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے لئے ولایت تو درکنار ایمان کا وجود بھی ضروری نہیں۔ دنیا میں بے شمار عامل ایسے ہیں جو نہ خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہیں اور نہ ہی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں مگر حیرت میں ڈالنے والی خارق عادت چیزوں کو وجود میں لے آتے ہیں حدیث میں روایت ہے کہ دجال بڑے بڑے کرشمے دکھائے گا اور قرآن میں فرعون کے جادوگروں کا ذکر بھی موجود ہے۔ ان چیزوں کو شریعت کی اصطلاح میں استدراج کہتے ہیں اس لئے کسی ایسے شخص سے جو شریعت کا پابند نہ ہو خلاف عادت چیزوں کے ظہور کی وجہ سے اس کی پیروی نہیں کرنی چاہئے۔

امام ربانی اس بارے میں اپنے ذاتی نظریہ کی وضاحت ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

''نامشروع طریقوں پر جو احوال و کیفیات مترتب ہوں وہ فقیر کے نزدیک استدراج کے قبیل سے ہیں کیونکہ اہل استدراج کو بھی احوال و کیفیات ہاتھ آتے ہیں۔ حکمائے یونان اور ہندوستان کے جوگی سادھو اس معاملے میں شریک ہیں''۔ (دفتر اول۔مکتوب 266)

5۔سنت کی پیروی اور بدعت سئیہ سے پرہیز:

ایک حقیقی صوفی اور متصوف کا ہر عمل طریقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہوتا ہے۔ اس کی زندگی کا ہر شعبہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ ترقی اور بلندی کا سارا راز سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے اور خود ساختہ باتوں سے بچنے میں مضمر ہے۔

کوئی خام خیال انسان اگر اس غلط فہمی میں مبتلا ہو کہ سنت کی توہین اور خلاف ورزی

کے باوجود وہ منزل حاصل کرے گا تو یہ اس کی بہت بڑی بھول اور شیطان مردود کا دھوکہ ہے۔

اللہ جل مجدہ کا ارشاد گرامی ہے۔

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنم وساء ت مصیراً

اور جو شخص ہدایت ظاہر ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور ایمان والوں کے راستے کے خلاف چلے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرا اور اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے اور وہ کیسا برا ٹھکانہ ہے۔ (النساء۔115)

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت پر عمل پیرا ہونے اور خود ساختہ باتوں سے اجتناب کی اشد تاکید فرمائی ہے۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھذیین۔ عضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الأمور فان کل محدثۃ بدعۃ

تم پر میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے سنت لازم ہے ان کو ڈاڑھوں سے پکڑ لو اور نئی نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر خلاف سنت نئی چیز بدعت سئیہ ہے۔

(مستدرک ج1 ص96)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک خاص موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فمن رغب عن سنتی فلیس منی

جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں (بخاری ج2 ص757)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

یا ایھا الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اعتصمتم بہ فلن تضلوا

ابداً۔ کتاب اللہ وسنة نبیه (صلی اللہ علیه وسلم)

اے لوگو بے شک میں تم میں وہ کچھ چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اس کو تھامے رکھو تو تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

امام ربانی فرماتے ہیں۔

"اگر صوفیہ کا کلام احکام شرعی کے مطابق نہیں ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہے اور نہ ہی حجت اور تقلید کے لائق ہے۔ کیونکہ حجت اور تقلید کے لائق علمائے اہل سنت وجماعت کے اقوال ہیں۔ پس صوفیہ کا جو کلام ان علماء کے اقوال کے موافق ہے وہ معقول ہے اور جو مخالف ہے وہ مردود ہے"۔ (دفتر اول مکتوب 289)

6۔ لغو اور بے ہودہ باتوں سے پرہیز:

حقیقی صوفی اور متصوف لایعنی اور بے ہودہ باتوں اور چیزوں سے مکمل طور پر اجتناب کرنے والا ہوتا ہے وہ اپنی زندگی کے ہر ہر لمحہ کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے امانت تصور کرتا ہے۔ اور اس میں خیانت کو ہلاکت اور تباہی گردانتا ہے۔ ایسے شخص کی زندگی میں متانت اور مقصدیت ہوتی ہے اس کی ہر بات میں نصیحت اور ہر عمل میں ایک سبق پوشیدہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتا ہے۔

قد افلح المومنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون والذین هم عن اللغو معرضون

بے شک ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں اور جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ (المومنون 3-2-1)

تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لغو اور بے ہودہ باتوں اور چیزوں سے پرہیز کو اچھے اسلام کے لئے کسوٹی اور میزان قرار دیا ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حسن الاسلام المرء ترکه ما لا یعنیه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی

شخص کے اچھے اسلام کی پہچان اسکا بے ہودہ چیزوں کا چھوڑ دینا ہے۔(اربعین نووی۔ترمذی)

اپنی زندگیاں لغویات میں بسر کرنے والوں اور اللہ تعالیٰ کی اس گراں قدر امانت میں خیانت کرنے والوں کو قرآن حکیم ذلت آمیز عذاب کی وعید سناتا ہے تاکہ وہ لوگ اس ناپسندیدہ روش سے باز آجائیں۔

کائنات کے خالق ومالک کا ارشاد ہے۔

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذ ھا ھزوا۔اولٰئک لھم عذاب مھین

اور بعض لوگ غافل کرنے والی کہانیاں خریدتے ہیں تاکہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ کے راستے سے بہکائیں اور اس کا مذاق اڑائیں۔انہیں لوگوں کے لئے ذلت والا عذاب ہے۔ (لقمان۔ 6)

بعض لوگ سماع اور اس میں مزامیر کے استعمال کو روح کی غذا قرار دیتے ہیں اور ایسی محافل کا انعقاد عین عبادت کے خیال سے کرتے ہیں۔

حضرت امام ربانی سماع اور مزامیر کے استعمال کو روح کی غذا نہیں بلکہ روح کیلئے فنا اور ہلاکت خیال کرتے ہیں۔اور سختی سے اس کی ممانعت فرماتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں۔

''سماع اور رقص دراصل لہو ولعب میں داخل ہے آیہ کریمہ **ومن الناس من یشتری لھو الحدیث** سرود کے منع ہونے کیلئے نازل ہوئی ہے مجاہد جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں نے اسے سرود کے لئے ہی قرار دیا ہے''۔(دفتر اول مکتوب۔265)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صدق دل سے اپنے قرب کی لگن اور اپنے محبوب کریم کی سنت کا اتباع نصیب فرمائے۔اور بروز حشر ہمیں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین